کے چھ خطبوں میں عہد نبوی میں مملکت اور نظم ونسق، نظام دفاع وغزوات، نظام تعلیم، نظام عدلیہ، نظام مالیہ اور غیر مسلموں سے تعلقات سے بحث کی گئی ہے۔ ان خطبات میں سالہا سال کی تحقیق اور مطالعہ کا نچوڑ آ گیا ہے۔ اگرچہ بعض مسائل میں فاضل مقرر کی ذاتی آرار بھی پیش ہوئی ہیں جن سے اختلاف کی پوری گنجائش موجود ہے لیکن بحیثیت مجموعی یہ خطبات عقل وفکر کے دریچے کھولتے اور قابل قدر معلومات فراہم کرتے ہیں۔ خطبات ہونے کی وجہ سے اس مجموعہ میں حوالوں کا اہتمام نہیں ہو سکا ہے لیکن اس کی تلافی "مختصر کتابیات" دے کر کر دی گئی ہے جن میں یہ حوالے مل سکتے ہیں۔ آخر میں موضوعات کا اشاریہ ہے جس سے کتاب کی افادیت میں دو چند اضافہ ہو گیا ہے۔

ہندوستان میں اس کتاب کو اسلامک بک فاؤنڈیشن نئی دہلی نے بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے۔ جس پر وہ علمی حلقوں کی جانب سے شکریہ کا مستحق ہے۔ اس ایڈیشن کی خاص بات یہ ہے کہ یہ فاضل مقرر کی نظر ثانی کے بعد منظر عام پر آیا ہے اور انہی کے بقول "گویا یہ پہلا مستند ایڈیشن ہے"۔ (محمد رضی الاسلام ندوی)

شیر ہندوستان ٹیپو سلطان۔ چند تاریخی حقائق

سید خورشید مصطفیٰ رضوی

مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز۔ ابو الفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی۔ ۲۵

طبع اول ۱۹۹۶ء صفحات ۲۵۶۔ قیمت : ۵۵ روپئے

مکر وفریب پر مبنی سیاست کے ذریعہ جب انگریزوں کا اقتدار ہندوستان کے مختلف علاقوں پر طوفان کی طرح امڈتا چلا آ رہا تھا تو ٹیپو سلطان کی شخصیت ان کے لیے سنگ گراں ثابت ہوئی۔ اس نے ہندوستان کی مختلف ریاستوں سے اتحاد کر کے انگریزوں کو شکست دینے کی حتی الامکان کوشش کی لیکن ان کی عیارانہ سیاست اور ہندوستانی حکمرانوں کی ناعاقبت اندیشی کی بنا پر وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا اور داد شجاعت دیتا ہوا شہید ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ انگریزوں نے اس کی شخصیت کو مجروح کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ مثلاً اس پر الزام لگایا کہ اس نے ہزاروں لوگوں کو جبراً مسلمان بنایا اور اس کے اسی جبر وتشدد کی بنا پر ایک موقع پر کئی ہزار برہمنوں نے

خودکشی کرلی تھی۔ وغیرہ۔ضرورت تھی کہ اس مسخ شدہ تاریخ کو نکھارا جائے اور سلطان ٹیپو کا اصلی چہرہ سامنے لایا جائے۔ زیرِ تبصرہ کتاب میں خاص طور سے اسی پہلو پر زور دیا گیا ہے اور سلطان کی مذہبی رواداری کو نمایاں کیا گیا ہے۔

یہ کتاب سلطان ٹیپو کی کوئی مستقل سوانح نہیں ہے بلکہ اس کی زندگی کے بعض اہم پہلوؤں پر چند مقالات کا مجموعہ ہے۔ فاضل مصنف نے اپنے مقدمہ میں ہندوستان کی تاریخ مسخ کرنے کی، انگریزوں کی سازش کا ذکر کیا ہے اور صحیح تناظر میں سلطان ٹیپو کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ اس مقدمہ میں پوری کتاب کا خلاصہ آگیا ہے۔ پہلے مقالے میں سلطان کی حبّ الوطنی، غیرتِ ملّی، حرّیت پسندی، بے تعصبی اور وسیع النظری وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ دوسرے مقالے میں جمہوریت آزادی اور قومی یکجہتی وغیرہ کے لیے سلطان کی کوششوں کا تذکرہ ہے۔ تیسرے مقالہ میں دلائل کے ساتھ سلطان کی مذہبی رواداری کو ثابت کیا گیا ہے۔ چوتھے مقالے میں سلطان کا عکسِ تحریر، سکّوں کی تفصیلات خطوط اور احکام و فرامین کے اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔ پانچویں مقالے میں سلطان کے عہد کے چند واقعات کا جن کے بارے میں غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں، تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔ چھٹے مقالے میں سلطان کے ورثاء کا ذکر کرکے ان کی حالتِ زار پر آنسو بہائے گئے ہیں۔ دو ضمیمے انگریزی میں ہیں۔ ایک میں پنڈتوں اور مندروں کو سلطانی عطیات کی تفصیلات ہیں اور دوسرے میں ایک معاصر انگریز کے حوالے سے سلطان کی شہادت کے دن کے چشم دید حالات مذکور ہیں۔ آخر میں اردو، فارسی اور انگریزی کی کتابیات کی ایک جامع فہرست پیش کی گئی ہے۔

بعض انگریز اور ہندوستانی متعصّب مورخین کی جانب سے ٹیپو سلطان کی شخصیت کو مسخ کرنے کی جو کوششیں کی گئی ہیں یہ کتاب ان کا مدلل جواب ہے۔ فاضل مصنف سلطان کے خطوط، احکام و فرامین اور معاصر شہادتوں کے ذریعہ اس کی مذہبی رواداری کو نمایاں کرنے میں پوری طرح کامیاب ہیں۔ انھوں نے فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کرنے والی نام نہاد تاریخ کی تصحیح کی اہم خدمت انجام دی ہے جس پر وہ شکریے کے مستحق ہیں۔

اس کتاب میں شامل مقالات چونکہ مختلف اوقات میں لکھے گئے ہیں اس لیے ان میں بعض اقتباسات، واقعات اور جملوں کی تکرار ملتی ہے۔ مثلاً چند مآخذ کا تذکرہ ص: ۲۶-۳۰ پر بھی ہے اور ص: ۷۰-۱۰۷ پر بھی تین ہزار برہمنوں کی خودکشی کے واقعہ کا تجزیہ ص: ۱۳-۱۴ پر بھی کیا گیا ہے اور ص: ۸۷-۹۷ پر بھی۔ گڈوانی کی کتاب Sword of Tipu Sultan کا جہاں جہاں ذکر ہے، ہر جگہ یہ بھی بیان کرنا ضروری سمجھا گیا ہے کہ اس کی بنیاد پر سنجے خاں نے سیریل بنایا ہے۔ مذہبی رواداری پر پورا ایک مقالہ ہے۔ مگر دوسرے مقالے (ص ۱۸۱-۱۸۵) میں بھی اس پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ کتابی صورت میں ان مقالات کو شائع کرتے وقت بدقت نظر ثانی کی جاتی تو تکرار سے بچا جا سکتا تھا۔ ٹیپو کے وارثین کے تذکرہ میں سنین کہیں ہجری میں دئے گئے ہیں تو کہیں عیسوی میں۔ مندروں کو سلطانی عطیات کی جو تفصیل ص: ۲۳-۳۶ پر دی گئی ہے اسی کو ضمیمہ ۱ کی شکل میں انگریزی میں دہرایا گیا ہے۔

امید ہے اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن فاضل مصنف کی نظر ثانی کے بعد زیادہ بہتر صورت میں شائع ہوگا۔ موجودہ صورت میں بھی یہ کتاب دستاویزی اہمیت کی حامل ہے۔

(محمد رضی الاسلام ندوی)

مکاتیب فراہی

ترتیب: ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی۔ ڈاکٹر حمد اللہ فراہی

ناشر: دائرۂ حمیدیہ، مدرسۃ الاصلاح، سرائے میر اعظم گڑھ۔ صفحات: ۱۰۳۔ قیمت ۲۵ روپے

زیر نظر کتاب مولانا حمید الدین فراہی (۱۸۶۳-۱۹۳۰ء) کے مکاتیب پر مشتمل ہے۔ مولانا کی عمر عزیز کا بڑا حصہ قرآن کریم میں غور و تدبر میں گزرا۔ انھوں نے اپنے افکار عالیہ اور نتائج تحقیق سے دروس کے ذریعہ بھی مستفید فرمایا۔ وقیع کتب و رسائل کے ذریعہ بھی اور مکاتیب کے ذریعہ بھی۔ علامہ شبلی نعمانی (م ۱۹۱۴ء) اپنی عظمت کے باوجود علمی مسائل اور خاص کر قرآنی مباحث میں ان کی رائے دریافت کیا کرتے تھے۔ مولانا فراہی کی تحریریں نوادرات کی حیثیت رکھتی ہیں۔ مرتبین شکریہ کے مستحق ہیں کہ انھوں نے ان مکاتیب کو شائع کرکے اہل ذوق کی تسکین کا سامان فراہم کیا۔ ان مکاتیب کی اہمیت اس پہلو سے بھی ہے کہ یہ سب (دو کو چھوڑکر) اردو زبان میں ہیں۔ مولانا نے اردو میں بہت کم لکھا ہے۔ ان مکاتیب کے